

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — قیمت سالیانہ مع محصول للعہ

نمبر ۹ ہ جلد ۳ — لودیانہ ۹ دسمبر ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا آڑھتی کی دکان پر جانا اور پوچھی کا شام کیوقت سرائے میں آنا

یہاں تک کہ اکثر بوڑھے بڑے عہدہ داران دونوں شیر دلی کی لڑائی کے خوف سے اپنی اپنی تبدیلی کرا گیدڑ کیطرح دُم دبا دو سرے بیڑوں میں جا گھسے اور لشکر کی کارروائی محض نوجوان اور طفل مزاج افسران کے ہاتھ میں آگئی۔ ایک روز جرنیل صاحب کے دل میں آیا کہ اگر آئین کے رسالوں کیطرح اس رسالہ کے سواروں کی ڈاڑھیں بھی صاف کرا کے سب کی ایک ہی صورت بنائی جاوے تو ہمارا بڑا نام ہوگا بر یگیڈ میجر اپنے دستور کے موافق اس تجویز کا مزاحم ہو کر کہنے لگا کہ یہہ تجویز غیر آئین رسالوں میں کبھی نہیں چلیگی کیونکہ اُن میں مسلمان سوا شیخ سید مغل پٹھان کے اور کوئی نہیں اور ہندو اگر ہیں تو وہ بھی برہمن یا راجپوت ہیں غرض سب کے سب شریف اور معزز قوموں میں یہہ لوگ اپنی

ڈاڑھی کو جان سے عزیز جانتے اور اسیکو عزت کا بڑا نشان مانتے ہیں ہر بات میں ڈاڑھی کا لحاظ مقدم سمجھتے ہیں اور اسیکو ہاتھہ لگاکر قسم کھاتے ہیں جب اسی کے منڈوانیکا حکم دیا گیا تو کب ممکن ہی کہ انجام اُسکا اچھا نکلے گو میجر صاحب نے بھلے کی کہی تھی مگر جرنیل صاحب کو ایسی بری معلوم دی جیسا ایک متعصب آدمی کو اپنے را کی تردید اُنہوں نے اپنی بات قایم رکھنے کے واسطے جھٹ پریڈ جماکر حکم سنادیا کہ دوسری پریڈ میں سب سپاہی لوگ اپنی اپنی ڈاڑھی منڈواکر حاضر ہوویں اس حکم نے سارے بڑے میں ہل چل مچادی اور سب کو اپنی اپنی پڑگئی۔

ہندو لوگ اپنے دستور پر مُنہہ سے تو کچھہ نہ بولے مگر اُنکے چہروں اور آنکھوں سے صاف معلوم ہوگیا کہ نہایت ہی تشویش میں اور گھبرائے ہوئے ہیں البتہ مسلمان سب کے سب زیادہ طیش میں تھے اور پانچ سات آدمی تو پھر ایسے آگ بھبوکا نکلے کہ وہ ذرا ٹھنڈے نہ ہوئے لین میں جاتے ہی بول اُٹھے کہ جرنیل صاحب کی ایسی تیسی جو بھلے مانسونکی ڈاڑھیوں کیطرف تاکتا ہی ہملوگ گردن کٹوادینگے مگر ڈاڑھی کا ایک بال تک اکھڑنے نہیں دینگے بڑی بات نوکری ہی سو وہ اپنے گھر رکھیں ہوتے ہوتے یہہ رپوٹ جرنیل صاحب تک جا پہنچی اُنہوں نے ایک ہندو اور ایک مسلمان سپاہی کو اپنے بنگلے پر طلب کرکے نائی کے ہاتھہ سے زبردستی دونوکی ڈاڑھیں منڈوادیں اور ایک سخت جرنیلی حکم صادر فرمایا کہ سب سپاہی لوگ اِنکی طرح ڈاڑھیں صفا کرواکے پریڈ میں حاضر ہوویں یہہ سب نتایج اُس نادانی کے ہیں جو عام انگریزوں میں ہندوستانیوں کے حالات کی نسبت پائے جاتے ہیں افسوس وہ اُنکی ایک ہی خاصیت سے واقف ہوتے کہ یہہ لوگ بڑے بیوقوف کم حوصلہ بزدل نان کے محتاج جھک کے سلام کرنے والے اور ہر بات میں اپنے افسرونکا ڈر ماننے والے ہوتے ہیں اور یہہ نہ سمجھے کہ عزت اور حرمت کا پاس اُن کو جان کے لحاظ سے بھی بڑھکر ہی مفلس اور نادار یہہ لوگ ضرور ہیں اور لاچاری کی حالت میں غیرونکو جھک کر سلام بھی کرتے ہیں پر یہہ انگریزونکی نری غلط فہمی ہی کہ وہ سب باتوں میں خصوصاً عزت اور مذہب کے لحاظ میں بھی درگذر کرنے والے ہیں غرض رات کیوقت جرنیل صاحب کو خبر ملی کہ کل رسالہ باغی ہوگیا اور لائین چھوڑکر پڑاؤ کلاں کے پچھلی طرف جا جما اُنہوں نے رات تو جوں تیوں کر غصہ میں کاٹی مگر صبح ہوتے ہی وردی پہن بوٹ چڑھا اور ہتھیار لگا گھوڑے پر سوار ہو میجر صاحب کو اپنے ساتھ لیکر میجر صاحب جو بڑے چالاک اور قواعد کے مشاق تھے پانچ منٹ میں لیس ہو گھوڑے پر چڑھ جرنیل صاحب کے ساتھ ہولئے اور باگیں اُٹھا رسالے کے فرودگاہ کیطرف گئے اسواروں نے دیکھتے ہی دونوں کیطرف کربینیں سیدھی کیں مگر میجر صاحب نے آگے بڑھکر رومال ہلایا جسکا مطلب یہہ تھا کہ میں صلح صفائی کی باتیں کرنے آتا ہوں اسبات پر باڑ چلنے سے رہ گئی اور ایک بوڑھا رسالدار جو نوکری کرتے کرتے ضعیف ہوگیا تھا اور اب پنشن لیا چاہتا تھا ایک عرضی ہاتھہ میں لیکر آگے بڑھا میجر صاحب نے عرضی اُسکے ہاتھہ سے لیلی اور میر منشی سے پڑھواکر جرنیل صاحب کو انگریزی میں ترجمہ کرکے سنادی مضمون یہہ تھا۔ ہملوگ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے قدیم نمک خوار ہیں ملازمت کے وقت ہم حلف اُٹھا چکے ہیں کہ اپنی جان اور خون سرکاری مخالفوں کے زیر کرنے میں بہادینے سے دریغ نہیں کرینگے اور سرکار کیطرف سے بھی ہماری پرورش اور حفاظت کے پختہ وعدے ہوچکے ہیں کہ بشرط نمک حلالی تازیست ہماری خبرگیری فرض سمجھی جائیگی اور ہماری عزت اور ہمارے مذہب میں کیطرحکی دست اندازی نہیں ہونے پاویگی اب برخلاف منشا سرکار اور اُسکے وعدوں کے ہمپر وہ تشدد ہوتا ہی جسکی برداشت ہم لوگوں میں غیر ممکن ہی اسصورت میں ہمکو نام کٹواکر رخصت ہوجانا منظور ہی مگر ڈاڑھی منڈوانیکی اہانت اور بیعزتی گوارا نہیں ہوگی اگر آپ ہماری داد دیسکیں تو بہتر ورنہ یہی عرضی بخدمت کمانڈرانچیف صاحب بہادر کے حضور میں روانہ فرمائیں۔ مضمون ختم کرنیکے ساتھ ہی میجر صاحب نے اپنی رادی کہ یہہ موقعہ درگذر نیکا ہی اور جہانتک ہوسکے اِس حکم کی ترمیم واجب ہی مگر جرنیل صاحب اپنا جنگی حکم کب ٹالتے تھے گبھراکر بولے کہ یہہ سفارش تب منظور ہوگی جب دیکھہ لیا جائیگا کہ ان بدمعاشونکی تقصیریں ہمارے ہاتھہ کی ہتھیلی کی طرح صاف ہوگئی ہیں پر جبکہ یہہ ساری گفتگو انگریزی میں ہوئی تھی اسواسطے کسی اسوار کی سمجھ میں نہ آئی آخر جب دونوں صاحب اپنے اپنے بنگلوں کیطرف واپس چلے تو چند اسوار بغرض حصول جواب میجر صاحب کے پیچھے پیچھے ہولئے اُنہوں نے اپنی زبان سے جواب دینا تو اچھا نہ سمجھا مگر جرنیل صاحب کے بنگلے کا اشارہ کردیا۔ جرنیل صاحب کے دلمیں اپنے حکم کی عدولی کی آگ تو بھڑک ہی رہی تھی اُن لوگونکو اپنے گھر پر دیکھہ اپنی ٹوٹی پھوٹی ہندوستانی میں ڈیم سور کہہ کے کچھہ جواب دیا جسکو اُنہوں نے لفظ بلفظ تو نہ سمجھا مگر خلاصہ اتنا نکال لیا کہ صاحب اپنے حکم سے کبھی باز نہیں آئینگے اُنہوں نے رسالہ میں واپس جاکر اس خبر کا دینا منظور نہ رکھہ کے دو ایک کربینیں جرنیل صاحب کے سینہ میں جھونکدی



گولی لگتے ہی صاحب زمین پر گر پڑے اور گرتے گرتے اتنا کہہ کر چلائے کہ میجر صاحب کو خبر دو۔ میجر صاحب جھٹ دوڑے آئے جرنیل صاحب نیم بسملی کی حالت میں بولے لو مجھکو ماردیا افسوس مینے تمہاری بات پہلے ہی سے نمانی اب دیکھنا انکی عوضی وہاں نہ بھیجنا غرض بیس گھنٹہ برابر جرنیل صاحب کی جان کندن رہی اور بن پانی مچھلی کی طرح ایسے تڑپتے رہے کہ سب ڈاکٹر انکی سخت جانی پر متعجب تھے یہہ صاحب ماجرا من وعن لاٹ صاحب کو بھی معلوم ہوا وہاں سے حکم آیا کہ رسالہ فی الفور توڑا جاوے پر یہہ واقعہ بالکل ظاہر ہونے نہ پاوے حقیقت میں اسکے اخفاء میں ایسی ایسی کوششیں ہوئیں کہ کیا مجال اُسکا تذکرہ کوئی بھولے سے بھی زبان پر لاسکے سو صاحب انگریز لوگ اپنی بیوقوفی اسطور پر چھپاتے ہیں اور یہہ معاملہ بھی تب تک تھا جب تک کہ انکی عملداری کا ابھی شروع تھا اور اب تو سب کے سب کھلا کھلی جو جیمیں آتا ہے کر جاتے ہیں اور ذرا بھر نہیں شرماتے۔ باقی آیندہ

کلمات چند بر رسالہ تصدیق المسیح

دفعہ ا۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کرانوی مصنف رسالہ تصدیق المسیح (بجوابات سوالات عبداللہ شلاشی حق) نے جو خبر نار حجاز کو نبوت الہامی نبی عرب کرکے لکھا ہی اُس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مولوی صاحب اس امر سے بیخبر ہیں کہ ملک حجاز آتشباری جسکو انگریزی میں والکینک کہتے ہیں اور کہ مادہ اس آگ کا جسکو انگریزی میں لاوا کہتے ہیں جو بہ کر نکلا ہی اور بموجب مشاہدہ میجر برٹن صاحب کے جو بلقب محمد ابن سیر عرب کرتا پھرا ہی تین میل سے زیادہ پھیلاؤ میں نہیں ہی۔ از انجا کہ ملک حجاز والکینک ہی تو ماہیت دان اس امر کا کیا باسانی نہیں کہہ سکتا کہ کبھی نہ کبھی عظیم جوش اس آگ کا ہوگا اور چونکہ لاوا گذشتہ واقع متنازعہ کا صرف تین میل کے اندر موجود ہ گواہی ہی تو تکمیل کا مشاہدہ قسطلانی و جمال تمہارے کا صریح مبالغہ نہیں تو اور کیا ہی۔ تنقیح طلب امور ذیل مقدمہ ہذا میں ہونے چاہئیں یعنے اوّل یہہ کہ ملک حجاز آتشبار یعنے والکینک ہی یا نہیں دوئم مادہ اس آگ کا جسکو لاوا کہتے ہیں نبوت کو پورا کرتا ہی یا نہیں بار ثبوت امر اول کا بطور نافیہ اور امر دوئم کا بطور اثباتیہ بذمہ مدعی نبوت الہام کے ہی۔

دفعہ ۲۔ فال ازاک یا خلیفہ بغداد کے خبر میں اولاً تو بجائے بغداد سن ابوداؤد میں لفظ بصرہ کا لکھا ہی مگر خیر یہہ سہو کاتب ہوگا۔ اب سوال یہہ ہی کہ کیا خطہ بغداد بسبب وسط میں ہونے شام و فارس کے اور حکم کرنے ازخیز و شاداب ملکوں کے فتاحان ملک کا لوبھانیوالا برائے دار الخلافت یا صوبہ کے نہیں ہی اور اندرینصورت نبی عرب جیسے فتاح کے ایسی خواہش کسیطرح خلاف قیاس امر ہی۔ پھر جب نبی عرب کو اطمینان اس امر کی ہوگئی کہ اسکے پیرو اسکے مراد برارے پر امادہ ہیں تو کیا وہ اس مرکوز دار السلطنت کو اماج ترکان جنمیں سے چنگیز خان و تیمور جیسے دلاور نکلے اور جنکی غارتگری اور بیرحمی ضرب المثل ہی نہیں سوچ سکتا تھا۔ پس تنقیح طلب اس مقدمہ میں ذیل کے باتیں ہیں یعنے اول یہہ کہ خط بغداد موقع حکمرانی عربان بر ملک شام و فارس زمانہ نبی عرب میں تھا یا نہیں دوئم ترکان تاتار کے جمہور کثیر دلاوری و غارتگری و بیرحمی زمانہ نبی عرب میں خوفناک تھے یا نہیں۔ ثبوت اسکا بدو نظر نہیں چاہتا ہی لہذا ثبوت نفی بذمہ مدعی نبوت الہام متنازعہ کے ہی۔ حق تو یہہ ہی کہ لگن وہ تھے ہی کہ کالی لیلی جیسی کوئی بھی مجنوں کی نظر میں نہ سماتی تھی ورنہ کیا کمال لیلی ہی میں بستا تھا اسیطرح پردانائی کے خبریں بھی الہام ونبتی ہیں ورنہ الہام سے ایسی باتوں کا کیا خلاصہ ہی۔

دفعہ ۳۔ مولوی صاحب نے جو ماسوا خبرات دفعہ اوم کے معجزات قرآن واحادیث سے بیان کئے ہیں قرآن کے نظایر تو وعدہ ہا مشروط بعقل و مباہلات بلا تجربہ و نبوت ہا غیر مکمل ہیں اور احادیث کے نظایر تکمیل ہا قبل از تجربہ مشاہدین فقط۔ مغلوب ہوکر پھر غالب ہونے روم کی خبر اہل فارس پر جو قرآن کی نبوت ہی البتہ وہ سب سے صاف ہی مگر لفظ بضع کے معنے نو سے کم اور تین سے زیادہ اصطلاح زمانہ نبی عرب یا اسسے پیشتر کے کہیں سے ثابت نہیں ماسوا اسکے جو بعض ناپدید اشارات کو مولوی صاحب نے خبر بتایا ہی اسپر ہم کچھ عرض نہیں کرسکتے اسلئے کہ غرض بری بلا ہی۔

دفعہ ۴۔ شق قمر کے بارہ میں جو مولویصاحب فرماتے ہیں کہ اگر مشاہدہ اسکا کسی مشاہدین میں سے نہیں لکھا تو یشعیا بن نون کا سورج کھڑا کرنا اور یشعیا بن عاموص کا سورج ہٹانا اور وقت صلیب یسوع بن مریم سورج کا تاریک ہونا بھی کسنے لکھا ہی اسکا جواب اصلیت دعوی قرآن میں تواریخ ہند و چین و مصر و روم سے بخوبی دیا گیا ہی کہ سورج کے متعلق واقعات مذکورہ کا اشارہ ملتا ہی جب کہ چاند کے متعلق کبھی کسی نے کچھ اشارہ تک مشاہدہ شق کا ذکر نہیں کیا۔ مولوی احمد حسن بجنوری نے جو رد اصلیت دعوی قرآن میں لکھا ہی کہ حضرت علی نے بھی ایک دفعہ سورج کھڑا کردیا تھا نماز کے ادا کے واسطے اور بسوامتر نے کتب ہنود میں شق قمر کا ذکر

بھی کیا ہی یے باتیں بجنوری صاحب کی خوہشی ہیں اور نہ واقعی اگر واقعی ہوتے تو کچھ نشان وپتا بھی ان واقعونکا لکھتے۔ حق تو یہہ ہی کہ قرآن شق قمر کو نشان قرب قیامت کا قرار دیتا ہی اور اسلیئے قرب قیامت وشق قمر کو بلحاظ نزدیک ہونے کے گویا ماضی کرکے ذکر کرتا ہی جیساکہ دستور شاعری بھی اور ایسا ہی تغیر اجرام اسماوی کو مستلزم بقیامت قرآن میں بہت جگہہ پر لکھا ہی اور خبر قیامت کو بالتخصیص لوگوں نے جادو کہا ہی اور سورہ قمر میں ذکر قیامت بہت سا ہی اور انفصال بروقت پر اشارہ کیا گیا ہی اسلیئے قرآن کی خبر شق صرف خبر آئندہ ہی نہ وقوعہ ماضیہ لیکن خوفسندی کا علاج کیا ہی بجز فضل یا بخبہ الٰہی کے۔

دفعہ ۵۔ قرآن میں جبکہ صاف صاف یوں لکھا ہی کہ قرآن عربی زبان میں برائے سہولیت اہل عرب لکھا گیا ہی اور اسلئے کہ اہلکتاب کے بمقابل اہل عرب آئندہ اُمی نہ کہلادیں اور پھر جبکہ اہلکتاب کو بطلب معجزہ یہ جواب ملتا تھا کہ قرآن میں نئی بات کونسی ہی کہ نیا معجزہ طلب کیا جاتا ہی اور پرانے معجزات جبکہ مکتفی نہوئے تو نئے کسطرح کفایت کرینگے۔ ہر قوم میں واعظ ہوئے ہیں اور ہر قوم میں معجزہ کی ضرورت نہیں کیونکہ ایمان منحصر بر عطا ہی اور نہ معجزہ اور نئے کتاب کو بطلب معجزہ یہہ جواب ملتا تھا کہ قرآن مجموعہ اس پاک کلام انبیا سلف کا ہی کہ جسکا ثانی تمہاری دیوی دیوتے اور رکن ہرگز نہیں بنا سکتے اگر دعوی ہی تو بلالو خدا کے سوا حمایتی اور لاؤ ایسی کوئی نظیر تو پھر فصاحت وبلاغت قرآنی کو معجزہ قرآن قرار دینا وہی بات ہی کہ جو مصنف قرآن کے خیال میں بھی نہ تھا پیروان اُسکے اوپر تھوپتے ہیں کیونکہ مصنف قرآن عربی کو سہولت برائے عرب بیان کرتا ہی تو پیروان اس سہولت کو بے نظیر قرار دیکر محتاج تعلیم فصاحت وبلاغت جدید مطلق عرب کو بناتے ہیں اور مصنف قرآن جبکہ بے نظیری قدوسی تعالیم قرآنی کا دعوی کرتا ہی تو پیروان قدوسی پر فصاحت وبلاغت کو برخلاف سہولت الحاق کرتے ہیں۔ اب جبکہ محمد یونکی غرض صرف یہہ ہی کہ مخالف خواہ حق کہے خواہ غیر حق ہرگز ماننا ہی نہیں اور اسکو لعنوں وذلت حق وناحق سے زیر کر لینا تو کلام بیفایدہ ہی۔

دفعہ ۶۔ قرآن میں لکھا ہی کہ میں رکھونگا تابعین عیسیٰ کو غالب منکرین پر دن قیامت تک اور کہیں ایسی بات کسی دوسرے کے حقمیں قرآن نہیں کہتا تو سوال یہہ ہی کہ نبی عرب اپنے آپکو تابعین عیسیٰ میں سے شمار کرتا ہی یا ابدی مغلوبان عیسیٰ میں سے۔ ہمارا خیال بر بنا مکاشفات باب ۹ یہہ ہی کہ وہ ستارہ تھا لیکن اوج علوت حقسے گرا اور اُسکے دخان تعلیم نے آفتاب صداقت وروح زندگی کو تاریک ومنغض کیا اور اسکی ملخ جو درختان وسبزہ اہلکتاب کے نیست ونابود کرنیکی اجازت یافتہ نتھی ملخ کی طرح پانچ ماہ یعنے زندگی معین ومحدود سے زیادہ مرینگے جیساکہ نبوت نبی عرب کے مصنف نے دکھلایا ہی۔

دفعہ ۷۔ معجزات محض بے دلیل الہام کافی نہیں جبکہ معجزات ممتحن ایمان ہی ہوسکتے ہیں۔ جب قدوسی تعالیم ساتھ معجزونکے نہو تو قدرت ساتھ علم کے علاقہ نہیں رکھ سکتی۔ اب جبکہ تقاضائے عدل الٰہی درباره گنہگاران پورا کرنے کے راہ قرآن میں صرف ادائی خبر وقرضہ کافی ہی اور رحم وعدل کے مخالفت کا کچھ لحاظ نہیں اور اطاعت مجبور منزلت عبادت محبت پاک کی قرآن میں لے یتی ہی اور عجوبہ تر یہہ بات ہی کہ انکار پر نے خدا کا بوجہ خوف واکراہ کے انکار متصور نہیں ہوا کہ جسمیں قدرت وقدوسی الٰہی کو داغ عجز وناپاکی کا لگتا ہی۔ اور پھر ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے پسند کے داخل غلامی ہمہ حال کا جواز ہی رکھا ہی۔ اور عجب تر زمر عجب انسان کو مجبور مطلق بھی لکھیں کہیں قرآن میں لکھا ہی۔ اور سورج کا غروب دلدل کی زمین تصدیق کیا گیا اور پہاڑونکو زمین کی میخیں ہلنے ندیں بتلایا گیا اور زمین کو گھٹی چلے آئے لکھا ہی اور آسمان میں شوره الٰہی کے برج لکھے ہیں جہاں سے شیاطین بات مشورہ کی چرانے جاتے ہیں تو اُنکے پیچھے وہ انگارے پڑتے ہیں جو رات کو ستارے ٹوٹتے ہیں وغیرہم تو ایسی ایسی تعالیم کو معجزات کیونکر قایم کرسکتے ہیں۔ شاعری نہیں ہی ماعری ماعری نہیں ہی شاعری۔ بحث کجی سے پوچھنا دینا جواب کب تلک۔ ای تو جو سایہ موت کی وادی میں کرتا ہی گذر۔ چھوڑ دے سب سیخ ناحقی تاب کب تلک۔

اصلیت دعوی قرآن ونبوت نبی عرب در انجیل نہ صرف جواب تصدیق المسیح ہی میں بلکہ دین محمدی کی سچی ماہیت اور کلید تورات مسیح در تورات کی حجت منقطع

تم جو خدا کے بندے ہو — سب شر سے کینہ رکھو
محفوظ ہی پاک لوگوں کی جان — خدا ہی اُن کا نگہبان
جب اُن پر آتے ہیں شریر — جب اُن کی کرتے وے تحقیر
تب سُنتے اُن کی مناجات — بندوں کی دیتا ہی نجات
جو رب کے پسندیدہ ہیں — جب اُن کے دل رنجیدہ ہیں
تو نور کو وہ چمکاتا ہی — اور خوشی دل میں لاتا ہی
اللہ کے بندے صادقو — خدا کی بابت خوش تم ہو
اُس کی قدوسی کرکے یاد — حمد کرو ابدالآباد

منقولات

زمانہ ایک بڑا اصلاح کرنے والا ہے

یہہ بات تو سب کو معلوم تھی کہ ترک انگریزی نما لباس پہنتے ہیں اور میز و کرسی پر بیٹھکر چھوری کانٹے سے کھاتے ہیں۔ اور سلطان روم یعنے بادشاہ حرمین شریفین جن کا خطبہ مکہ معظمہ کے ممبروں اور مسجد نبوی کے ممبر پر روضہ مطہرہ علی صاحبہا الصلوات والسلام کے سامنے پڑھا جاتا ہے بوٹ و پتلون و ترکش کوٹ و لال پھندنے دار ٹوپی پہنتے ہیں۔ مگر اب نئی بات یہہ معلوم ہوئی ہے کہ جناب شریف مکہ عبد اللہ بن عون بھی انگریزی تہذیب کو پسند فرماتے جاتے ہیں۔ پیرس کے ایک اخبار میں چھپا ہے کہ بصرہ کے ایک بہت دولتمند سوداگر جن کا نام علی الرشید ہے ان دنوں پیرس میں تشریف لائے ہیں۔ آتے وقت وہ مکہ معظمہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اور شریف مکہ کے ہاں مہمان رہے تھے اُن کا بیان ہے کہ شریف مکہ کا مکان بالکل یورپ کے اسباب سے سجا ہوا ہے اور شریف مکہ انگریزی طور کا کھانا کھاتے ہیں۔ مگر ابھی اتنی کسر ہے کہ چھوری کانٹے سے نہیں کھاتے۔ ایک فرانسیسی باورچی اُن کے ہاں نوکر ہے شریف مکہ نے فرانسیسی زبان سیکھ لی ہے اور فرنچ یعنے فرانسیسی زبان بولتے ہیں اب تو قیامت ہو گئی۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ کیا ہمارا تہذیب الاخلاق مکہ میں بھی پڑھا جاتا ہے۔

سلطان زنجبار کو بھی زمانہ کی ہوا لگی ہے انہوں نے بھی فرنچ زبان پڑھنی و سیکھنی شروع کی ہے۔ اپنے ہاں کے بڑے بڑے سرداروں کو تمغے دیتے ہیں جن میں سلطان زنجبار کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ کیا اب تصویر ناجایز نہیں رہی نہیں میں بھول گیا سلطان زنجبار تو بڑے پکے حنفی ہیں۔ تمغوں میں پوری تصویر نہو گی صرف چہرہ یا نصف قد کی تصویر ہوگی اسلئے کہ حنفیوں کے ہاں کا مسئلہ ہے کہ جاندار کی اُس قدر تصویر جس سے زندہ رہنا ممکن نہو بنانی یا رکھنی ناجایز نہیں ہے۔

ایک مصور نے سنکر کہا کہ میں تو پورے قد کی تصویریں بھی ایسی ہی بناتا ہوں کہ اگر اُتنی ہی چیزیں انسان میں ہوں جتنی کہ میں بناتا ہوں تو بھی انسان کا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ اُس نے قسم کھائی اور کہا میں نہ انسان کا بھیجا بناتا ہوں نہ پھیپڑا نہ دل و جگر نہ معدہ نہ امعاء نہ خون نہ روح اور بغیر ان سب چیزوں کے انسان زندہ نہیں رہ سکتا پس میں بھی حنفی مسئلہ کے بموجب کوئی ناجایز کام نہیں کرتا۔

جب مصور سے کہا گیا کہ قیامت میں خدا کہیگا کہ اب اسمیں جان ڈال تب وہ حیران ہوا اور کہنے لگا کہ جناب درخت کی بھی تصویر بناؤں یا نہیں تو اُس سے کہا گیا کہ درخت کی تصویر منع نہیں تب اُس نے کہا کہ جناب اگر قیامت میں خدا کہیگا کہ اب اس کو بڑھاؤ اور اسمیں پھل پھول لگاؤ تو میں کیا کرونگا۔ اُس سے کہا گیا کہ درخت میں قوت نامیہ پیدا کرنیکو اور پھل پھول لگانے کو خدا نہیں کہنے کا مصور بولا کہ نا صاحب میں نہ مانوں ایسے خدا سے جو کاغذ پر لکیریں کی ہوئی جانور کی تصویر میں جان ڈالنے کو کہیگا کیا لگتا ہے کہ وہ کاغذ پر درخت کی کھچی ہوئی تصویر میں بھی قوت نامیہ پیدا کرنے اور پھل پھول لگانے کو کہدے یا تو اس مسئلہ ہی میں کچھ غلطی ہے یا مطلقاً تصویر بنانا جاندار کی ہو یا بیجان کی بالکل ممنوع ہے۔

کیا کسی مولوی نے سلطان زنجبار کو فتوی دیدیا ہے کہ تمغوں میں نقش تصویر ناجایز نہیں ہے۔ فقط

از تہذیب الاخلاق۔

مُلک چین کی باڑ دیوار

اگرچہ مُلک چین کی دیوار جسکا یہاں بیان ہے دنیا کی سات عجیب چیزوں میں محسوب نہیں ہے تاہم وہ نہایت مشہور ہے اُسکے بنانے میں کروڑ ہا روپیہ صرف کئے گئے اور انسانی تعمیرات میں سے تھوڑی موجود ہیں جو اُس دیوار سے زیادہ قدیم ہیں۔

دیوار مذکور کا بنانا مسیح سے دو سو بیس برس پیشتر شروع کیا گیا۔ اُسکے بنانیکی غرض یہہ تھی کہ اُس زمانہ میں غارتگر اور غنیم لوگ جو مُلک چین کی شمالی طرف میں رہتے تھے چین کے لوگوں پر حملہ کر کے اُنہیں تخت و تاراج کرتے تھے اور اُنکے حملے سے محفوظ رہنے کیواسطے دیوار بنی۔ کہتے ہیں کہ چین چہ ونگتی نام سے زمانہ کے شاہنشاہ نے دیوار کو بنایا اور معمار و نکو کفایت سے حاصل کرنے کیواسطے اُسنے یہہ تجویز کی کہ تمام سلطنت کے کل مزدوروں میں سے ایک تہائی حصہ کو اسکام میں ہاتھ لگانے کو مجبور کیا اور اُنہوں نے روزینے سے بھی کم پاکے برسوں تک محنت کرتے ہوئے دیوار کو بنایا۔ دیوار کا طول ایک ہزار دو سو پچاس میل ہے نیو پر اُسکی عرض پچیس فٹ اور چوٹی پر پندرہ فٹ کی ہے اور اُسکی بلندی بیس یا پچیس فٹ ہوگی حقیقتاً دو مساوی دیواریں ہیں اور اُنکے درمیان مٹی اور سنگریزے بھرے ہوئے ہیں چوٹی پر کھڑے رکھے ہوئے ہیں اور متفرق فاصلہ پر برج جو اینٹوں سے بنے ہیں دیوار میں ملتے ہیں۔ فی الحال دیوار بے مرمت ہے۔ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ دیوار مذکور کے بنانے میں کتنے روپیہ خرچ ہوئے۔ اسبات کے حق میں ڈبلیو۔ ایچ

سیورڈ صاحب جو امریکہ کے مدبر امور سلطنت تھے اور چین میں دیوار کو دیکھنے گئے انہوں نے حساب کیا کہ امریکہ میں جس قدر ریل کی سڑک بنانے میں خرچ ہوا اُس سے زیادہ دیوار مذکور بنانے میں صرف کیا گیا اب جاننا چاہئے کہ ملک سطو میں ریل کی سڑک ساٹھ ہزار میل تک ہی اور اسکی طیاری کا خرچ پانچ ارب روپیہ ہوا سو چین کے ملک کی دیوار کا خرچ اُس سے بھی زیادہ تھا ازمخزن

اخبارات ملکی وولائیتی

لاہور ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب بمقام لاہور سے تحریر فرماتے ہیں کہ پنجابی اخبار مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۸۷۹ء میں کسی صاحب کا ایک خط چھپا تھا جسمیں کہ اُسنے مدرسین سررشتہ تعلیم پنجاب کی رویہ اور اطوار کی شکایت لکھی تھی اور چند الفاظ اُسمیں ایسے تھے جنسے کہ لالہ سوایارام صاحب ماسٹر گورنمنٹ اسکول لاہور کا نام مترشح ہوتا تھا جسپر لالہ صاحب موصوف نے باجازت جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر حسب دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند پنجابی اخبار کے مالک و مہتمم پر نالس دایر کردی - مہتمم صاحب نے جناب ڈایرکٹر صاحب اور لالہ صاحب موصوف سے معافی چاہی تب فریقین میں صفائی ہوئی اور مقدمہ ختم ہوگیا مہتمم صاحب نے اُس بیجا تحریر کا یہہ عذر درج اخبار کیا کہ وہ مضمون جو پایہ صداقت سے بالکل بری ہی راقم کی غیر حاضری میں کارپردازن مطبع کی سہل انگاری سے اخبار میں جگہہ پاگیا - پس ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ ایک مضمون بے بنیاد ہمارے اخبار میں چھپ گیا اور ہم نیک نیتی سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ناظرین اخبار اُس مضمون کو خلاف واقع سمجھیں اور ہمیں اس فروگذاشت کے لئے معاف فرماویں -

نورافشاں یہہ معاملہ جو صاحب پنجابی اخبار کے پیش آیا صرف خود غرض و حاسد کارسپانڈنٹ کی بدولت آیا - ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بعض صاحب جو اسی قسم کی عادت رکھتے ہیں اپنے دل کا بخار بذریعہ اخبار کے نکالتے ہیں اور ذی عزتوں کو بدنام کرتے ہیں اگرچہ اُنکی تحریرات لایعنے کا نتیجہ تو اصل میں کچھہ نہیں نکلتا مگر ایک نامی آدمی کا خلاف واقع اخبار میں شایع ہونا نہایت زبون امر ہی -

ہمکو بعض بعض صاحبان اخبار پر بھی از حد افسوس آتا ہی کہ وے صاحب بلا سوچے سمجھے گپی شپی آدمیوں کی تحریرات جو صرف بدنیتی پر مبنی ہوتی ہیں اخبار میں جگہہ دیدیتے ہیں اور اتنا نہیں سوچتے کہ یہہ تحریر جسمیں ایک خاص شخص کی مذمت و اہانت ہی اسمیں کچھہ تو خود غرضی راقم کی ہوگی یہہ بہت برا ہوا کہ لالہ سوایارام صاحب نے صاحب پنجابی اخبار سے یوں ہی صفائی کرلی اگر یہہ معاملہ عدالت میں ہی طے ہوتا تو بہت سے حاسدوں کی انکھیں کھل جاتیں -

ہم یقیناً کہتے ہیں کہ جبتک عدالت سے اسی قسم ایک دو صاحب سزا نہیں پاوینگے تو یہہ بدعادت اوروں کی نہیں جاویگی -

ایسی اہانت کچھہ صاحب پنجابی اخبار نے ہی نہیں کی بلکہ آج کل تو اکثر پنجاب کے اخباروں کا یہہ ہی شیوہ ہی اور غیروں کی مذمت کرنا ازادی میں داخل سمجھتے ہیں افسوس ہی اُنکی سمجھہ پر جو مذمت کو ازادی سمجھتے ہیں

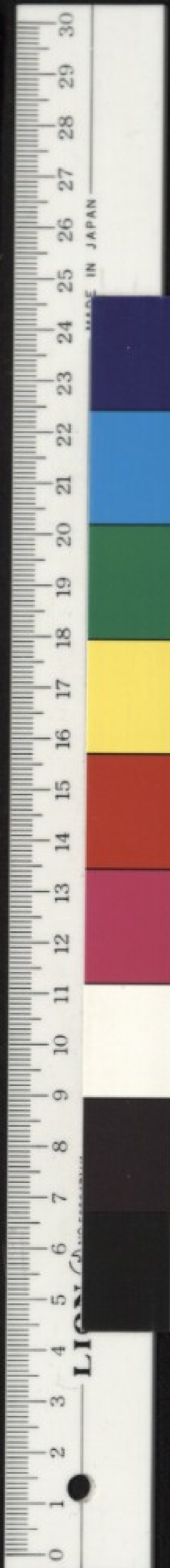
جالندہر ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب جالندہر سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۰ دسمبر ۱۸۷۹ء کو جناب لارڈ بشپ صاحب یہاں تشریف لائے - رئیسان جالندہر نے صاحب موصوف سے ملاقات فرمائی وے یہہ بھی لکھتے ہیں کہ تمام رئیس صاحب ممدوح کے حسن و اخلاق کی تعریف کرتے ہیں -

مسٹر راجرس صاحب مستقل پرنسپل نورمل اسکول امرتسر جو ولایت میں بطور رخصت کے تشریف لیگئے تھے ۱۷ دسمبر ۱۸۷۹ء کو داخل امرتسر ہوئے -

یہہ صاحب اپنے فن میں ہوشیار اور یگانہ روزگار ہیں انکی محنت و جانفشانی سے نورمل اسکول قایم اور بارونق ہی اور اب زیادہ رونق ہونیکی اُمید ہی کیونکہ جو صاحب انکے رخصت کے ایام میں قایم مقام پرنسپل رہے ہیں وے صاحب بھی اس اسکول کے معاون و مددگار رہینگے -

مس ٹکر صاحبہ - ملک اودہ کے سابق جوڈیشل کمشنر سی - ٹکر صاحب کی حقیقی بہن جنکی تشریف آوری کی خبر صاحب اخبار وکیل ہندوستان نے لکھی تھی اب یہہ مس صاحبہ ولایت سے امرتسر میں تشریف لائی ہیں انکا مصمم ارادہ ہی کہ اس ملک اور خصوصاً شہر امرتسر میں لیڈیس مشنری سوسائٹی میں آنریری طور پر کام کریں - ان مستعد مس کے حوصلہ اور یقین میں غور کرنیکا موقع ہی کہ اپنا روپیہ صرف کرکے اپنے پیارے خداوند کا جلال ظاہر کرتی ہیں -

کم فہمی لکھنؤ ٹائمز سے معلوم ہوا کہ میسور میں ایک رئیس ایک تاج ہوار ہا ہی جسکی طیاری میں پچاس ہزار روپیہ صرف ہوگا اسکا ارادہ ہی کہ شہزادہ ویلز کے روبرو پیش کرے - لوگوں نے اُس سے کہدیا ہی کہ اگر تو اسکو نذر کریگا تو کچھہ عجیب نہیں کہ جب تک راجہ صاحب میسور نابالغ ہیں تو ہی بجائے اُنکے راجہ ہو جاوے -





روم یورپ کی سلطنتیں سوائے انگلینڈ کے ٹرکی روم سے متفق نہیں ادہر والی مصر بھی چار چشم ہو رہا ہے۔ اصل میں انگلینڈ اسواسطے چپ ہے کہ انگلینڈ اور ٹرکی روم سے عرصہ سے عہد و پیمان ہے ہماری سرکار اپنے عہد کو وفا کرتی ہے والا ترکی روم والا آجکل اس لایق نہیں ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ اُس سے متفق ہو۔ کیونکہ اُسنے عیش و عشرت کو ادائے فرض سے مقدم سمجھ رکھا ہے اور اسیطرح رعایا کو نہایت تنگ کیا ہے اور آرایش بیگمات میں تمام خزانہ صرف کر ڈالا۔ بھلا جسکی اٹھ سو بیبیاں ہوں اُس سے انتظام مُلکی و مالی تو درکنار بیبیوں کی فرمایش بھی پوری کرنی مشکل ہے اس بدتر حالت میں بھی سنا جاتا ہے کہ شاہ صاحب کو محلوں سے نکلنے کی فرصت نہیں ہے۔

مہاراجہ گائکوار کے تحفے پرنس صاحب نے مہاراجہ صاحب گائکوار کو دئے ہیں اسپر بعض اخبار نویس طعناً لکھتے ہیں کہ مہاراجہ صاحب ان تحفوں سے نہایت ہی مسرور ہیں یہاں تک کہ ہر شخص کو دکھلاتے ہیں۔ بدظن لوگوں کی نظروں میں اگر وہ تحفے کم ہی قیمت کے کیوں نہ ہوں مگر شاہنشاہ کی طرف سے ہیں جو عین ایک رئیس کی عزت اور توقیر کی علامت ہے۔ واقع میں مہاراجہ گائکوار کی خوشی بجا ہے۔

کشمیر۔ صاحب اخبار وکیل ہندوستان رقمطراز ہیں کہ کشمیر کے باشندے دیوان کرپارام صاحب شیر کے ہاتھ سے سخت نالاں ہیں۔ اگرچہ یہہ سچ ہے تو مہاراجہ صاحب والی کشمیر کو رعایا کی فریاد سننی چاہئے اور دریافت کرنا چاہئے کہ کیوں نالاں ہیں۔

مفسدہ رنگون۔ ۱۰ نومبر کی تار برقی سے معلوم ہوا کہ لوگوں نے رنگون کے سلاح خانہ پر قبضہ کرنے اور شہر میں آگ لگانیکی سازش کی تھی چنانچہ بہت سے برہما والے گرفتار کئے گئے۔

۱۹ نومبر کو خبر آئی کہ سازش کا حال ابھی نہیں کھلا ہے چند برہما والے اس الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں کہ انھوں نے رنگون کے مکانات میں آگ لگانیکا قصد کیا تھا۔ سلاح خانہ پر ڈبل گارڈ متعین کیا گیا ہے کہ کوئی حادثہ نہونے پاوے ۲۰ نومبر کا تار خبر دیتا ہے کہ آج بیس سے زیادہ قیدیوں کی شہادت لیگئی جنکی ذمہ حال کی سازش میں شریک ہونیکا الزام لگایا گیا اور وہ واپس بھیجدئے گئے کارروائی خفیہ طور پر ہوئی تھی نتیجہ ابتک ظاہر نہیں کیا گیا۔

بعد دوپہر کے اور تار خبر آئی کہ ہندوستان کے اخباروں نے رنگون کے مفسدہ کی خبر کو بڑے مبالغہ کے ساتھ بیان کیا ہے یہاں امن امان رہا ہے اور عموماً یہاں کسیطرح کا اندیشہ معلوم نہیں ہوتا ہے اور نہ تجارت بند ہے مجسٹریٹ شہر کے پاس جسوقت یہہ خبر پہنچی تو اُنہوں نے ۱۱ نومبر کی رات کو جنگی فوج کو مستعد رہنے اور چند آدمیوں کے گرفتار کرنیکا حکم دیا بعض سرغنوں نے یہہ اقرار کیا ہے کہ اُس شب کو بلوہ کا ارادہ کیا گیا تھا اور مونگ پاجو مقام آوا سے بھاگ کر آیا تھا اُسکا سرگروہ قرار پایا تھا مگر کافی انتظام نہونیکی وجہ سے اُسکا قصد ترک کر دیا گیا۔

تحقیقات کا نتیجہ ابھی مشتہر نہیں کیا گیا ہے مگر یہہ بات معلوم ہے کہ سازش کرنے والوں کے پاس نہایت ہی ناکافی سامان تھا گو بہت سے آدمی معہ چینیوں کے اُس میں شریک تھے۔

۲۱ نومبر کو پھر خبر آئی کہ کل چالیس سے زیادہ آدمی گرفتار ہوئے جنمیں سے ایک سورت کا باشندہ اور ایک چین کا باشندہ شامل ہے سرغنہ برہما کا رہنیوالا ایک شخص ہے جسکا نام ہنگ یونگ پورہ ہے۔

پارسیوں کی زیادتی۔ بمبی سے ۲۲ نومبر کا تار خبر دیتا ہے کہ آج صبح کو مسٹر پی واڑ صاحب انڈر سکرٹری گورنمنٹ بمبی ابھی گھی کو پارسیوں کی گاڑیونکی ایک قطار کے قریب ہوکر نکالنا چاہتے تھے کہ چند شخصوں نے گاڑیوں میں سے اُتر کر صاحب موصوف پر حملہ کیا اور بہت زدوکوب کی مگر صاحب موصوف اپنے حملہ آوروں میں سے ایک شخص سے چمٹ گئے اور جبتک پولیس والے نہ آئے اُسکو پکڑے رہے مقدمہ چالان عدالت ہوا۔ پارسیوں نے یہہ بیان کیا ہے کہ یہہ ایک ہماری مذہبی تقریب تھی اور مسٹر واڑ صاحب اُسمیں خلل انداز ہوئے صاحب مجسٹریٹ نے یہہ مقدمہ ابھی ملتوی رکھا ہے اور پارسیوں کو ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۲ نومبر کو ڈیوک بیڈ فورڈ نے قضا کی۔

مدراس۔ ۲۳ نومبر کو جناب ڈیوک آف بکنگ ہیم صاحب بہادر سلطان نامی دخانی جہاز میں رونق افروز مدراس میں ہوئے اور حسب ضابطہ عہدہ گورنری پریزیڈنسی مدراس کا حلف اُٹھایا اُسوقت معمولی سلامی سر ہوئی۔

بلگریڈ۔ بلگریڈ سے خبر آئی کہ سرویا کے باغیوں نے سلطان روم کی ٹرکی فوج کو قریب گانس جکو کے ۱۴ نومبر کو شکست دی اور ۲۰۰ سو ٹرکی مارے گئے اور چھ سو زخمی ہوئے۔

منصفان۔ چیف کورٹ پنجاب نے جو قواعد در باب تقرر و تبدل و برخاستگی منصفان کے حال میں مشتہر

فرماتے ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ اس عہدہ کے اُمیدواران کی سفارش معہ مفصل حال درباب لیاقت وچال چلن کے صاحب ڈپٹی کمشنر فرماوینگے ونیز صاحب کمشنر بہادر کی سعی سے کوئی خاص اُمیدوار جسکو وہ بہتر سمجھیں داخل ہوسکتا ہی۔

فہرست اُمیدواران کی صاحبان جج کیخدمت میں پیش کیجاویگی جنکو منظور یا نامنظور کرنے اُمیدواران کا اختیار ہی جبتک انکا نام رجسٹر میں درج رہیگا مستحق عہدہ منصفی کے تصور کئے جاوینگے۔

اگر کسی منظور شدہ اُمیدوار کی کسی طرحکی بدچلنی ثابت ہوجاوے تو باطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر یا صاحب کمشنر فہرست اُمیدواران سے نام خارج کیا جاویگا۔ اُمیدواران کو امتحان مقررہ پاس کرنا ہوگا حکام چیف کورٹ کسی خاص سبب سے اُمیدوار کو امتحان سے بری بھی کرسکتے ہیں منصفان غیر پاس شدہ چھ ماہ تک اُمیدوار رہینگے اور اگر اس میعاد میں بھی پاس نہ ہوئے تو چھ ماہ کی اور اجازت دیجاویگی۔ اور حصول رخصت کی درخواست بھی صاحبان چیف کورٹ کی خدمت میں ارسال کرنی چاہیے۔

پرنس آف ویلس صاحب بہادر چونکہ حیدرآباد والی دکن طبع کی علالت کے باعث بمبی تشریف نہیں لیگئے۔ اس سبب سے حضور پرنس صاحب نے لارڈ سیغلڈ صاحب اور کپتان کلارک صاحب کو اپنی نایب کے طور پر وہاں بھیجا ہی کہ مزاج پرسی کریں۔

اگرچہ یہہ باتیں سبک مزاج لوگونکے دانست میں محض ظاہرداری کی کیوں نہ ہوں مگر حضور شہزادہ صاحب کی عین انسانیت اور اہلیت میں داخل ہیں جنکو خدا بہت عزت دیتا ہی وہ ایسے حلیم الطبع اور خوش اخلاق ہوتے ہیں جیسے ہمارے عالی وقار پرنس صاحب ہیں۔

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۷۵ء

منشی ذوالفقار علی صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اُسی حیثیت پر سرسہ سے شاہ پور میں بدلے گئے منشی منہاج الدین صاحب قایم مقام تحصیلدار مظفرگڈہ کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ سوم عطا ہوئے۔ نرآین سنگھ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہلم سے راولپنڈی کو تبدیل ہوئے۔ منشی گھنیا لعل صاحب قایم مقام تحصیلدار سانپلہ کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم کے عطا ہوئے۔ منشی نندرام صاحب قایم مقام تحصیلدار جھجر کو مجسٹریٹ درجہ دوم کے اختیارات حاصل ہوئے۔ مسٹر جے ڈبلیو گارڈنیر صاحب اسسٹنٹ کی رخصت میں چھ یوم زیادہ کئے گئے۔ سرجن میجر جی ہنڈرسن صاحب سپرنٹنڈنٹ لاہور سنٹرل جیل کی رخصت میں تیرہ یوم بڑہائے گئے۔

اعلان

جمیع ممبران مجمع مبشر پنجاب ودیگر مسیحی محبان کی خدمت میں عرض ہی کہ مجمع مبشر پنجاب کا تیسرا سالیانہ جلسہ تاریخ ۲۸ اٹھائیس دسمبر ۱۸۷۵ء بمقام لاہور منعقد ہوگا تاکہ اس سال کی جملہ کارروائی کی رپوٹ پیش کی جاوے اور آیندہ سال کے لئے بہترین انتظام تجویز کئے جاویں اور چونکہ اس سال میں کام زیادہ معلوم ہوتا ہی اُمید ہی کہ جلسہ ایک روز سے زیادہ جمع رہے لہذہ التماس ہی کہ کل ممبران اور خیرخواہان مجمع ازراہ مہربانی اپنی تشریف آوری اور شرکت سے بروز مقررہ مجمع کو سرفراز اور ممنون احسان فرماویں فقط الراقم سموئیل ولیم سیکرٹری مجمع مبشر پنجاب مورخہ ۶ دسمبر ۱۸۷۵ء

اشتہار

واسطے طلبا پاس کردہ امتحان وسطی مدرسہ فارسی

چونکہ جناب راجرس صاحب بہادر ولایت سے واپس آگئے ہیں اور نورمل اسکول امرتسر کا چارج لیلیا ہی اسلئے حسب الایمائے انکے اشتہار دیا جاتا ہی کہ جن طالب علموں نے وسطی مدرسہ فارسی کا امتحان پاس کرلیا اور نیز عمر ۱۶ سے ۲۰ برس کی ہی واسطے داخل ہونے مدرسہ ہذا کے درخواست معہ سارٹیفکیٹ اُستاد خدمت میں صاحب ممدوح کی ۲۰ تاریخ ماہ دسمبر تک روانہ کریں بشرط منظوری درخواست کے طالب علموں کو اطلاع دیجاویگی تاکہ ۴ تاریخ تک داخل مدرسہ ہوکر امتحان دیں کیونکہ مدرسہ بعد تعطیل کرسمسڈی کے ۴ جنوری ۱۸۷۶ء پر کھولا جائیگا اور نیز معلوم ہو کہ جو طالب علم اس مدرسہ میں داخل کئے جائینگے سو صرف اُستاد ہونیکی غرض وشرط پر داخل ہونگے اور نیز اس مدرسہ میں خدا کا پاک کلام یعنے انجیل وتوریت مقدس پڑہائی جاتی ہی۔

لودیانہ

۴ دسمبر کو بارش ہوئی جسکے سبب سردی زور پکڑ گئی۔

اتوار کی شام کو ایک گھوڑا جسکو بگھی میں جوتنے کے واسطے ہلاتے تھے معہ اُس لکڑی کے جسپر آدمی کھڑا ہو کر گھوڑے کو ہانکتا ہی چھوٹ کر سیدہا چوڑے بازار میں بیتحاشہ دوڑتا چلا گیا جسکے صدمہ سے کئی آدمیوں کے سخت چوٹ لگی۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا